10050-اسلام نے عورتوں اور مردوں کی آپس میں بدفعلی حرام کیوں کی ہے

سوال

لواطت (مردوں کا آپس میں بدفعلی کرنا) اور سحاق (عورتوں کا آپس میں بدفعلی کرنا) اسلام میں حرام کیوں ہے ؟مجھے اس کی حرمت کا تو علم ہے لیکن کس لیے ؟ اور اس کے متعلق قرآن وسنت میں کیا کچھ مذکور ہے ؟

پسندیدہ جواب

1-کسی بھی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ شریعت اسلامیہ کے حکیم ہونے میں کسی قسم کا شک کرے اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو، اسے یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے جو بھی حکم دیا اور جس کام سے بھی منع کیا اس میں حکمت بالغہ پائی جاتی ہے، سیدھا اور قوي راہ اور واحد راستہ یہی ہے کہ انسان امن واطمنان کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اپنی عزت وعقل اور صحت کی حفاظت کرتا رہے اور فطرت کے موافق رہے جس فطرت پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے.

بعض ملحد اور بے دین لوگوں نے دین اسلام اور اسلامی احکام میں طعن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے طلاق اور تعدد زوجات کا انکار اور شراب مباح کی ہے، اور جو بھی ان کے معاشرہ کے حالات پر نظر دوڑاتا ہے تو اسے عیب زدہ اور خراب حالت کا علم ہوگا جن حالات تک یہ معاشرے پہنچ چکے ہیں.

لھذا جب ان لوگوں نے طلاق کا انکار کیا تو اس کے بدلے میں قتل وغارت شروع ہوگئی، اور جب تعدد زوجات کا انکار کیا تو اس کے بدلے میں لڑکیوں سے معاشقہ اور دوستیاں شروع ہوگئیں، اور جب انہوں نے شراب نوشی جائز کی تو ہر قسم کی فحاشی اور گندے کام شروع ہو گئے.

اور یہ دونوں اس فطرت سلیمہ کے مخالف ہیں جس پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے-بلکہ چوپائے بھی اسی طرح ہیں-کہ مذکر کا مذکر سے ملاپ اور اس کے برعکس، اور جو بھی اس کی مخالفت کرے اس نے فطرت کی مخالفت کی.

ان دونوں کے پھیل جانے سے بہت ساري بیماریاں پھیل چکی ہیں جن کے وجود کا انکار نہ تو مشرق کرسکتا ہے اور نہ مغرب، اور اگر اس ہم جنس پرستی کے نتائج میں ایڈز جیسی بیماري جوانسانی کی قوت مدافعت کا خاتمہ ہی کردیتی ہے کے علاوہ کچھ اور نہ بھی ہو تو یہی کافی ہے.

اور اسی طرح یہ بہت سارے خاندانوں میں تفریق اور خاتمہ کا بھی باعث بن چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ہم جنس پرستی پڑھائی اور تعلیم اور کام وغیرہ ترک کرنے کا بھی سبب بنی ہے.

اور مسلمان شخص اس بات کا انتظار نہیں کرتا (حالانکہ اس کے رب کی جانب سے حرمت آچکی ہے) کہ طب ومیڈیکل یہ ثابت کرتی پھرے کہ اس فحاشی جس سے اللہ تعالی نے منع کردیا ہے اس کا مرتکب شخص بہت سارے نقصانات سے دوچار ہوتا ہے، بلکہ مسلمان کو یہ یقین ہے کہ اللہ تعالی نے جو کام بھی مشروع کیا ہے اس میں لوگوں کے لیے بھلائی اور خیر ہی خیر ہے، اور آج کل کی ترقی یافتہ جدید میڈیکل ریسرچ اس کے یقین اور اطمنان میں زیادتی کا باعث بن رہے ہیں کہ اس میں اللہ تعالی کی بہت عظیم حکمت پائی جاتی ہے.

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور ان میں سے ہر ایک-یعنی زنی اور لواطت-میں ایسا فساد ہے جو اللہ تعالی کی خلق اور اس کے حکم کی حکمت کے مخالف ہے، کیونکہ لواطت یعنی بدفعلی میں ایسے مفاسد اور نقصانات ہیں جنہیں شمار ہی نہیں کیا جاسکتا؛ اور جس کے ساتھ یہ کام کیا گیا اس کے ساتھ بدفعلی کرنے سے بہتر یہ ہے کہ اسے قتل ہی کردیا جائے، کیونکہ وہ ایسا فساد کر رہا ہے جس کی اصلاح کی بالکل کبھی

بھی امید نہیں، بلکہ اس کی ساری خیر و بھلائی ختم کر دیتا ہے اور اس کے چہرے سے زمین حیاء کا پانی چوس لیتی ہے تو اس کے بعد نہ تو وہ اللہ تعالی سے اور نہ ہی اس کی مخلوق سے حیاء کرتا ہے، اور اس کے دل میں فاعل کا نطفہ وہ کام کرتا ہے جو بدن میں زہر کا کام ہے، جس کے ساتھ یہ کام ہوا ہو اس کے بارہ میں لوگوں میں اختلاف ہے کہ آیا وہ جنت میں داخل ہوگا یا نہیں ؟

اس میں میں نے شیخ الاسلام سے دو قول سنے ہیں.

دیکھیں : الجواب الکافی (115).

2-السحاق والمساحقۃ کی لغوي اور اصطلاحی تعریف :

عورت عورت کے ساتھ اس طرح کا کام کرے جس طرح اس کے ساتھ ایک مرد کرتا ہے تو اسے السحاق کہا جاتا ہے.

لواطت کی لغوي تعریف :

مردوں کی دبر (یعنی پاخانہ والی جگہ) استعمال کرنا، اور یہ عمل لعنتیوں کا کام ہے جو کہ لوط علیہ السلام کی قوم تھی.

عربی میں کہا جاتا ہے کہ : لاط الرجل لواطا ولاوط، یعنی مرد نے قوم لوط والا کام کیا.

اصطلاحی تعریف :

مرد کی دبر میں عضو تناسل داخل کرنا.

ان دونوں کے بارہ میں قرآن وسنت میں بھی ذکر ملتا ہے اس کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے :

فرمان باري تعالی ہے :

ا-.{اور جب لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جسے تم سے قبل کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا، تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت زنی کرتے ہو بلکہ تم تو حد سے ہی گزر گئے ہو}.الاعراف (80-81)

ب-.{بلاشبہ ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی سوائے لوط علیہ السلام کے گھر والوں کے، انہیں ہم نے سحري کے وقت نجات دي}.القمر (34)

ت-.{اور جب لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جسے تم سے قبل کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا}.الاعراف (81)

اور فرمان باري تعالی ہے :

.{اور لوط علیہ السلام کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اس بدکاري پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا میں کسی نے بھی نہیں کیا}.العنکبوت (28)

ث-.{اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھی حکم اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات دي جہاں کے لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے، اور وہ تھے ہی بدترین گنہگار}.الانبیاء (74)

ج-اورفرمان باري تعالی ہے :

{اورلوط علیہ السلام کا (ذکر کرو) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا دیکھنے بھالنے کے باوجود پھر بھی تم بدکاري کررہے ہو؟

یہ کیا بات ہوئی کہ تم عورتوں کوچھوڑکر مردوں کے پاس شھوت کے ساتھ آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑي ہی نادانی کررہے ہو.

اس کی قوم کا جواب اس کہنے علاوہ کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنے شہر سے نکال کر شہر بدر کردو یہ توبڑے پاکباز بن رہے ہیں.

لھذا ہم نے اسے اوراس کے اہل وعیال کوسوائے اس کی بیوي کے سب کوبچالیا، اس کا اندازہ توباقی رہ جانے والوں میں ہم لگا ہی چکے تھے.

اور ہم نے ان پرایک خاص قسم کی بارش برسادي پس ان دھمکائے ہوئے لوگوں پر بہت بري بارش ہوئی} النمل (54-58)

یہ آیات توقوم لوط پرنازل کی گئی سزا کے بارہ میں تھیں، اوران کے احکام کے بارہ جوآیات ہیں وہ ذیل میں دي جاتی ہیں :

ح-فرمان باري تعالی ہے :

.{تم میں سے جودوافرادایساکام کریں انہیں ایذادواگروہ توبہ اوراپنی اصلاح کرلیں توان سے اعراض کرلو بلاشبہ اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والااور رحم کرنے والا ہے}.النساء (16)

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اللہ تعالی کا فرمان .{تم میں سے جودوافرادایساکام کریں انہیں ایذادو}. یعنی : جودوفحش کام کریں انہیں اذیت دو، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما اورسعید بن جبیر رحمہ اللہ وغیرہ کا کہنا ہے کہ : یعنی اسے عاردلاکراورسب وشتم اورجوتے وغیرہ سے مارکراذیت دو، حکم اسی طرح تھا حتی کہ اللہ تعالی نے اسے رجم یا کوڑوں کے ساتھ منسوخ کردیا.

اور عکرمہ، عطاء، حسن اور عبداللہ بن کثیر رحمھم اللہ کہتے ہیں : یہ آیت زنا کرنے والے مرداور عورت کے متعلق نازل ہوئی، اورامام سدي رحمہ اللہ کہتے ہیں : یہ ان نوجوانوں کے بارہ میں نازل ہوئی جوشادي سے قبل ہی کچھ کرلیں، اور مجاھد رحمہ اللہ کہتے ہیں : ان دومردوں کے بارہ میں نازل ہوئی جب وہ بدفعلی کرلیں، وہ کنایہ (یعنی وہ صراحت کے ساتھ بیان کرتے تھے اس میں کنایہ سے کام نہیں لیتے تھے) نہیں کرتے تھے گویا کہ اس سے وہ لواطت مرادلیتے ہیں واللہ اعلم.

دیکھیں : تفسیرابن کثیر (463/1).

خ-جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مجھے اپنی قوم سے جس چیز کا سب سے بڑاڈراورخدشہ ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے) جامع ترمذي حدیث نمبر (1457) سنن ابن ماجہ (2563) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (1552) میں صحیح قراردیا ہے.

د-ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو شخص چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرے وہ لعنتی اورملعون ہے، جو شخص قوم لوط والا عمل کرے وہ لعنتی وملعون ہے) مسند احمد (1878) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (5891) میں صحیح قراردیا ہے.

ذ-ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جسے بھی تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو یہ عمل کرنے اور جس کے ساتھ کیا جائے اسے قتل کردو) جامع ترمذي (1456) سنن ابوداود (4462) سنن ابن ماجہ (2561).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (6589) میں صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.